کرنل محمد خاں کی مزاح نگاری

ساجدہ پروین

Sajida Parveen

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

صائمہ شکور

Saima Shakoor

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

Govt. College University, Faisalabad.

Abstract:

Col. Muhammad Khan was a Pakistani Army Officer and avar veteran. Hw wrote his firts book "Bajung Aamad" which was a famous autobiography. In 1958, Col. Muhammad Khan did government educational visit to England and after that he conducted two more visits. And story of this travel comes before with name "Ba Salamat Ravi". Their writings comes before all around the world. This was written on five September 1980. This writing includes objectives and writer's whole life.

مزاح نگاری ایک اہم صنف ادب ہے اس کا مقصد کسی کا مذاق اڑانا نہیں بلکہ اعصابی تناؤ کو کم کرنے کی بہترین کوشش ہے۔ اس صنف ادب میں زندگی کے تجربات و مشاہدات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جاتا ہے اس طرح اس صنف سے ادوار کی تہذیب و معاشرت کا بھی پتا چلتا ہے کیونکہ معاشرے میں مختلف مزاج کے لوگ ہوتے ہیں اور ہر فرد دوسرے سے منفرد حیثیت رکھتا ہے ان کی سوچ، ان کی فکر، ان کا محسوس کرنے کا انداز غرضیکہ زندگی گزارنے کا طریقہ ایک دوسرے سے قدرے مختلف ہوتا ہے۔

انسان مختلف صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے اور یہ صلاحیتیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفے کے طور پر دی جاتی ہیں اور بعض ان صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اس نعمتِ خداوندی سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر مرد کی بہت سی ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ اس کی کوشش اور خواہش کا نقطہ نظر ہوتا ہے کہ کیا وہ اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھار ہا ہے اور ساتھ ساتھ اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کو کسی حد تک استعمال کرتا ہے۔

مزاح نگاری ایک ایسی صنف ہے جس میں فرد نہ صرف اپنی سوچ بلکہ دوسرے کے احساسات و جذبات کو محسوس کرتے ہوئے ان کی دلجوئی کرتا ہے۔ ''پاک فوج کے اہلِ قلم'' پر کئی حوالوں سے تحقیق و تدوین کا کام ہوا ہے۔ کرنل محمد خان کی

تاریخ پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے بریگیڈ یئر محمد اسماعیل صدیقی لکھتے ہیں:

''ہمارے کرنل محمد خان ۵ اگست ۱۹۱۰ء کو ضلع جہلم کے ایک چھوٹے سے قصبے بالکسر میں چوہدری امیر خان کے گھر پیدا ہوئے۔''(۱)

''جہلم'' کا نام ذہن میں آتے ہی دل اور دماغ سنگلاخ پہاڑوں کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے لیکن اس قدرت خداوندی سے کیسے انکار ممکن ہے جو پتھر میں کیڑے کو رزق دیتا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اس وادی میں ایک خوبصورت چشمہ یعنی کرنل محمد خان کی صورت میں پیدا کیا۔ کرنل محمد خان ابھی بچپن ہی میں تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا اور اپنی والدہ کے زیرِ سایہ پرورش پاتے رہے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد آپ کو ڈائریکٹ چوتھی جماعت میں داخل کروا دیا گیا۔ آپ نے اپنی قابلیت کے بل بوتے پر اس جماعت میں دوسری پوزیشن حاصل کی تو پھر آپ کو اگلی کلاس میں بھی داخلہ مل گیا اس زمانے میں انھیں تعلیمی قابلیت کے ساتھ ساتھ اُردو ادب، شاعری، بحث ومباحثہ میں بھی طبع آزمائی کا موقع ملا اس کے بعد انھوں نے میٹرک میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی یہ سچ تھا کہ ان کی اس کامیابی میں ان کی والدہ محترمہ اور بڑے بھائی کی کوششیں شامل تھیں اور بہت حد تک ان کا اپنا ذوق وشوق بھی شامل تھا۔ یہی ذوق وشوق اور جذبہ زندگی کے ہر دور میں انھیں آگے بڑھاتا رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے شفیق اساتذہ جو سکول کالج اور یونیورسٹی کے دور میں ان کو میسر آئے ان اساتذہ کی ہم نشستی کا ان کی تربیت پر بہت گہرا اثر ہوا ہر ذوق وشوق اور محنت میں انھوں نے اپنے قلم کے ذریعے رنگ بھرنے شروع کر دیے۔ تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ کھیلوں سے بھی انھیں دلی لگاؤ تھا۔ اس بارے میں بریگیڈ یئر محمد اسماعیل صدیقی اپنی تصنیف کرنل محمد خان مزاح کا جرنیل میں رقم طراز ہیں:

''انھیں کھیلوں کا شوق تھا جیسے فٹ بال اور کرکٹ وغیرہ مگر کھیل کھیلنے سے زیادہ دیکھنے کا شوق تھا اور محمد خان نے دیکھنے کے شوق کو صرف تماش بنی یا تماش بنی کے نعروں تک محدود نہیں رکھا بلکہ وہاں بھی انھوں نے اپنی فطری جولانی طبع کا سہارا لیا۔''(۲)

کرنل محمد خان کسی ناکامی پر دل برداشتہ نہیں ہوتے بلکہ اس کوشش میں بار بار لگے رہتے کالج کے زمانے میں رسالہ نکالنے کا شوق پیدا ہوا تو ناکامی ہوئی لیکن آپ اس ناکامی سے دل برداشتہ نہیں ہوئے۔ ان کو لکھنے کا شوق بچپن سے ہی تھا اور یہ شوق مزاحیہ مضامین لکھنے میں آگے بڑھنے لگا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہی شوق انھیں ادبی دنیا میں متعارف کروانے کا سبب بنا۔

کرنل محمد خان پاک فوج کے شعبہ تعلیم کے ڈائریکٹر تھے وہ برطانوی دورِ حکومت میں ہندوستانی فوج میں ملازم رہے اور اس تجربے پر انھوں نے اپنی تصنیف ''بجنگ آمد'' بھی لکھی جو بہت مشہور ہوئی یہ تصنیف زمانہ جنگ کی داستان پر مبنی ہے جس کو پڑھ کر مزاح کا ماحول پیدا ہونے لگتا ہے اپنی تصنیف ''بجنگ آمد'' میں کرنل محمد خان لکھتے ہیں:

''شام کو برٹش ونگ کے افسروں سے ملاقات ہوئی یہ گورے اردلی سے بھی زیادہ تواضع اور احترام سے پیش آئے پہلے تو حیران ہوا کہ کوئی غلط فہمی نہ ہو لیکن فوراً معلوم ہو گیا کہ ان کی شرافت کی وجہ کچھ اور ہے یعنی یہ کہ ان انگریزون نے ابھی تک ہندوستان نہیں دیکھا اور فرعونیت کا انھیں عملی تجربہ نہیں ہوا۔''(۳)

کرنل محمد خان ایک عرصہ تک ہندوستانی فوج میں کام کرتے رہے اسی دوران وہ ان کے افکار اور مزاح سے اچھی

طرح واقفیت حاصل کر چکے تھے اور انگریزوں کی خوش فہمی پر حیران بھی تھے۔ ''بجنگ آمد'' میں کرنل محمد خان نے اپنی ملازمت کے ادوار کی تمام تر جزئیات کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ قاری ان واقعات کو پڑھتے ہوئے مسکرانے پر مجبور ہو جاتا ہے اور اس عہدے میں جانے والا جوان ان مشکلات کو مزاج کے ذریعے محسوس کر سکتا ہے اپنی تصنیف ''بجنگ آمد'' کے عنوان و پکائی سگنل سکول کی کمان میں اقتباس یوں لکھتے ہیں:

''کلکتہ پہنچ کر چیف سگنل افسر بریگیڈیئر ہڈسٹ کی خدمت میں حاضر ہوا بریگیڈیئر صاحب نے خیریت مزاج کے بعد ہم سے گزشتہ تجربے کے متعلق سوالات پوچھے جواب میں ہم نے پنائے اعمال نامے کے چیدہ چیدہ گوشوں سے پردہ سرکایا۔'' (۴)

۱۹۵۸ء میں کرنل محمد خان نے تعلیم کی غرض سے انگلستان کا سفر کیا۔ اس کے بعد دو دورے مزید کیے اور اس سفر کی روداد ''بہ سلامت روی'' کے نام سے سامنے آئی۔ ''بہ سلامت روی'' میں کرنل محمد خان نے میزبانوں کا مزاج کی صورت میں تعارف کروایا ہے جو ہر بیرون ملک جانے والے سیاح کے لیے دلچسپی کا باعث ہے اپنی تصنیف ''بہ سلامت روی'' میں کرنل محمد خان لکھتے ہیں:

''ایک سہمی اور کھری ایئر ہوسٹس تھی۔ جس کی تخلیق میں فطرت اور انتخاب میں پی آئی اے میں کوئی ایک غلطی بھی نہیں ہوئی تھی۔'' (۵)

''بجنگ آمد'' اور ''بہ سلامت روی'' کے بعد ان کی تصنیف ''بزم آرائیاں'' منظرِ عام پر آئی یہ تصنیف ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو لکھی گئی۔ اس کتاب میں عشقانے، انشائیے اور مصنف بیتی شامل ہے۔ اس تصنیف میں عشقیہ واقعات عموی واقعات اور اپنی پیشہ وارانہ زندگی کے کچھ واقعات رقم کیے ہیں مصنف نے ان واقعات کو مزاحیہ انداز میں بیان کیا ہے۔ انھوں نے اپنی تصنیف میں زندگی کی کئی بے اعتدالیوں، سماجی ناہمواریوں اور دیگر تہذیبی مسائل کو بڑی مہارت سے اپنی تحریروں کا حصہ بنایا ہے۔ بالائی طبقے کے افراد کی زندگی کا نقشہ بڑی خوش اسلوبی سے کھینچتے ہیں عورت کی نفسیات اور مرد کی تہذیبی زندگی اک آئینے کی طرح ان کی تحریروں میں عیاں ہے۔ آپ نے اپنی تحریروں میں سادگی، اظہار اور فنی صداقت کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ آپ تصنیف ''بزم آرائیاں'' کے عنوان خیالات پریشاں میں یوں رقم طراز ہیں:

''میں ایک سپاہی ہوں اور تقریریں کرنا میرے کاروبار میں شامل نہیں یہی وجہ ہے کہ چار پانچ آدمیوں کی موجودگی میں بولنا پڑے تو گھبرانے لگتا ہوں اگر سامعین کی تعداد پانچ سے تجاوز کر جائے تو دل ڈوبنے لگتا ہے اور سچ مچ اس تک پہنچ جائے تو نبض چھوٹنے لگتی ہیں۔'' (۶)

انٹرویو اور تقریر کا نقطہ نظر کرنل محمد خان مزاحیہ انداز میں بیان کرتے ہیں کیونکہ کرنل محمد خان ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن رہے اس لیے بہت سے لوگ سفارش کرنے آتے کامیابی حاصل کرنے کے بعد ان کی سفارش، پرموشن یا ریٹائرمنٹ پر رک جاتی اس طرح بے شمار جسٹس دن بھر جمع کرنے کے بعد شام کو انھیں دراز میں رکھتے اور پاس یا فیل کا فیصلہ بھی کرتے جاتے۔ ''بزم آرائیاں'' کے بارے میں ڈاکٹر انور سدید اپنی تصنیف ''اردو ادب کی مختصر تاریخ'' (ص ۵۸۷) میں یوں رقم طراز ہیں:

''کرنل محمد خان زندگی کی میکانکی ہمواری کو گدگداتے اور اس سے قہقہہ برآمد کر لیتے ہیں۔ ''بجنگ آمد'' اور ''بہ سلامت روی'' میں ان کا مزاح نئے جزیرے کی طرح سمندر سے

اچانک برآمد ہوتا اور پوری دنیا کو حیرت زدہ کرڈالتا ہے بزم آرائیاں میں ان کا فن ایک نقطے پر رک سا گیا ہے۔''(۷)

کرنل محمد خان ایک سپاہی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ایسے زندہ دل شخص ہیں جو مایوسیوں کو امید میں بدلنے کا گُر جانتے ہیں اوران کی تحریریں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔کرنل محمد خان کی چوتھی کتاب ''بدیسی مزاح (پاکستانی لباس میں)'' یہ تصنیف چند معروف اور غیر معروف مصنفین کے مزاح پاروں کے تراجم پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب غیر مطبوعہ شکل میں موجود ہے لیکن کرنل محمد خان اسے غیر مطبوعہ نہیں سمجھتے کیونکہ جیسے ہر مصنف کو اپنی کتاب سے پیار ہوتا ہے اسی طرح سے کرنل محمد خان بھی اپنی اس کتاب کو غیر مطبوعہ تسلیم کرنے سے کتراتے ہیں۔اس ضرورت کے پیش نظر اس کتاب کو۱۹۹۲ء میں چھاپا تو گیا لیکن اس کتاب کو اتنی پذیرائی نہیں ملی جتنی باقی کتابوں کو ملی۔اس ضمن میں بریگیڈیئر محمد اسماعیل صدیقی اپنی تصنیف کرنل محمد خان مزاح کا جنرل رومیل میں لکھتے ہیں:

''جہاں تک اشاعتوں کے ذریعے کتاب کی پذیرائی کا سوال ہے تو ظاہر ہے کہ یہ کتاب دوسری کتابوں کے مقابلے میں کسی مقام پر نہیں آئی۔''(۸)

یہ بات الگ ہے کہ اس کتاب کو اتنی پذیرائی نہیں ملی لیکن اس کے باجود کرنل محمد خان نے ہر دوست واحباب کو اپنی تصنیف پیش کی۔کرنل محمد خان اپنی تحریروں میں سادگی کے ساتھ ساتھ لطافت اور دلکشی کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔ان کی تحریر بہت اونچے قہقہے کو جنم نہیں دیتی ہاں البتہ پڑھنے والا زیرِ لب تبسم کی کیفیت میں ڈوب جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کو اپنے ہم عصر مزاح نگاروں میں سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ بات مزاح نگاری کے بارے میں قابلِ ذکر ہے کہ مزاح شگفتگی اور سادگی کا اظہار رکھتے ہوئے اپنے مجموعی تاثر میں قاری کی فہم وفراست سے قریب تر ہوتا ہے تاکہ اس کی خوش گواریت کی تفہیم زیادہ موثر اور سحر انگیز ہو سکے۔

حوالہ جات

۱۔ محمد اسماعیل صدیقی، بریگیڈیئر، کرنل محمد خان مزاح کا جنرل رومیل، اسلام آباد: دوست پبلی کیشنز، ۱۹۹۹ء، ص:۳۰

۲۔ ایضاً، ص:۱۶

۳۔ محمد خان، کرنل، بجنگ آمد، اسلام آباد: دوست پبلی کیشنز، ۲۰۱۸ء، ص:۶۶

۴۔ ایضاً، ص:۱۹۳

۵۔ محمد خان، کرنل، بسلامت روی، لاہور: غالب پبلشرز، ۱۹۹۲ء، ص:۱۹

۶۔ محمد خان، کرنل بزم آرائیاں، اسلام آباد: دوست پبلی کیشنز، ۲۰۱۶ء، ص:۷۸

۷۔ انور سدید، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر تاریخ، لاہور: عزیز بک ڈپو اکرم پرنٹنگ پریس، ۱۹۹۱ء، ص:۵۸۷

۸۔ محمد اسماعیل صدیقی، بریگیڈیئر، ایضاً، ص:۱۵۵

☆......☆......☆